اسلام میں

نماز کا مقام

اس کے پاکیزہ اثرات اور بعض احکامات کا بیان

فضیلۃ الشیخ ربیع بن ہادی المدخلی حفظہ اللہ

(سابق صدر شعبۂ سنت، مدینہ یونیورسٹی)

ترجمہ: طارق علی بروہی

توحیدِ خالص ڈاٹ کام

www.tawheedekhaalis.com

اسلام میں

نماز کا مقام

اس کے پاکیزہ اثرات اور بعض احکامات کا بیان

فضیلۃ الشیخ ربیع بن ہادی المدخلی حفظہ اللہ

(سابق صدر شعبۂ سنت، مدینہ یونیورسٹی)

ترجمہ: طارق علی بروہی

Cover & Design

@ManzoorWaniJK (Twitter)

توحیدِ خالص ڈاٹ کام

www.tawheedekhaalis.com

© حقوق محفوظ توحید خالص ڈاٹ کام

www.tawheedekhaalis.com

فہرست

نماز کا اسلام میں مقام اور اہمیت	1
نماز کی فرضیت	3
مساجد اور نماز باجماعت کی اہمیت	4
نماز سے گناہ معاف ہوتے ہیں	10
نماز کے ترک کرنے والے پر کفر کے نام کا اطلاق	11
نماز میں صفوں کو سیدھا کرنا اور خلاء کو پر کرنا	15
نماز میں سترے کا اہتمام کرنا	21
نمازی اور سترے کے درمیان مسافت کی مقدار	23
سترے کے بیچ میں سے گزرنے والے کو روکنے کی مشروعیت اور گذرنے والے پر گناہ کا بیان	23
نماز کے ایک مومن پر اثرات	25

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله و الصلاة والسلام على رسول الله وعلى آله وصحبه ومن اتبع هداه، أما بعد:

نماز کا اسلام میں مقام اور اہمیت

نماز کی اسلام میں عظیم شان ہے اور اللہ تعالی، اس کے رسولوں اور مومنین کے نزدیک اس کا بہت بلند مقام ہے۔ کیونکہ یہ شہادتین کے بعد ارکان اسلام میں سے دوسرا رکن ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بُنی الإسلام على خمس: شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمداً رسول الله وإقام الصلاة وإيتاء الزكاة وصوم رمضان وحج البيت لمن استطاع إليه سبيلا"[1]

(اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر ہے: 1- لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دینا، 2- نماز قائم کرنا، 3- زکوۃ ادا کرنا، 4- رمضان کے روزے رکھنا، 5- حج بیت اللہ کرنا جو اس کی استطاعت رکھتا ہو)۔

---

[1] صحیح بخاری 8، صحیح مسلم 16، صحیح بخاری کے یہ بھی الفاظ ہیں: "بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ، شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ" (توحید خالص ڈاٹ کام)

اللہ تعالی نے اسے قائم کرنے کی بہت سی آیات میں مومنین کو ترغیب دلائی ہے، فرمان الٰہی ہے:

﴿مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ﴾(الروم: 31-32)

((لوگو!)اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر اس سے ڈرتے رہو اور نماز قائم رکھو اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ، ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود بھی گروہ گروہ ہو گئے ہر حزب اس چیز پر جو اس کے پاس ہے مگن ہے)

فرمان الٰہی:

﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ﴾(البينة: 5)

(انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لئے دین کو خالص رکھیں۔ ابراہیم حنیف کے دین پر اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں اور یہی محکم دین ہے)

اور فرمایا:

﴿قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ﴾(ابراہیم: 31)

(میرے ایمان دار بندوں سے کہہ دیجئے کہ نمازوں کو قائم رکھیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے رہیں اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ خرید و فروخت ہو گی اور نہ دوستی اور محبت)

اور خلیلِ رحمن سیدنا ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی دعاء میں سے ہے کہ:

﴿رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ﴾ (ابراہیم:40)

(اے میرے رب! مجھے نماز کا پابند رکھ اور میری اولاد سے بھی، اے ہمارے رب میری دعا قبول فرما)

نماز کی فرضیت

اللہ تعالی نے اسے ہر عاقل و بالغ مسلمان پر فرض قرار دیا ہے۔ اور چھوٹے بچوں کی بھی اس پر تربیت کرنے کو مشروع قرار دیا ہے:

"عَلِّمُوا أَوْلَادَكُمُ الصَّلَاةَ لِسَبْعٍ، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا لِعَشْرٍ"[2]

(اپنے بچوں کو نماز کی تعلیم دو جب وہ سات برس کے ہوں اور نہ پڑھنے پر مارو اگر وہ دس برس کے ہوں)۔

---

[2] صحیح سنن ابی داود 495 کے الفاظ ہیں: "مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِينَ" (توحید خالص ڈاٹ کام)

مساجد اور نماز باجماعت کی اہمیت

اور ان نمازوں کو جماعت کے ساتھ اللہ تعالی کے گھروں یعنی مساجد میں پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اور اللہ تعالی نے مساجد میں نماز پڑھنے والے نمازیوں کی تعریف فرمائی، ان کی صفات حمیدہ کا تذکرہ فرمایا اور جو کچھ ان کے لیے اس نے عظیم جزاء تیار کر رکھی ہے اس کا بیان فرمایا۔ فرمان الہی ہے:

﴿فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ، رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ، لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ (النور: 36-38)

(ان گھروں میں جن کے بلند کرنے اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہاں صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی۔ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی، تاکہ اللہ انہیں اور ان کے بہترین اعمال کا بدلہ دے بلکہ اپنے فضل سے اور کچھ زیادتی عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ جسے چاہے بیشمار روزی عطاء کرتا ہے)

فرمان الہی ہے:

﴿ اِنَّمَا يَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمۡ يَخۡشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ اَنۡ يَّكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُهۡتَدِيۡنَ ﴾(التوبۃ:18)

(اللہ کی مسجدوں کی رونق و آبادی تو وہ کرتے ہیں جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں، نمازوں کے پابند ہوں، زکوٰۃ دیتے ہوں، اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے ہوں، توقع ہے یہی لوگ یقیناً ہدایت یافتہ ہیں)

فرمان الٰہی:

﴿ قُلۡ اَمَرَ رَبِّىۡ بِالۡقِسۡطِ‌ؕ وَاَقِيۡمُوۡا وُجُوۡهَكُمۡ عِنۡدَ كُلِّ مَسۡجِدٍ وَّادۡعُوۡهُ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ‌ؕ كَمَا بَدَاَكُمۡ تَعُوۡدُوۡنَ ﴾(الاعراف:29)

(آپ کہہ دیجئے کہ میرے رب نے حکم دیا ہے انصاف کا اور اور تم ہر مسجد میں نماز کے وقت اپنی توجہ ٹھیک اسی کی طرف رکھا کرو، اور دین کو خالص کرتے ہوئے صرف اسی کو پکارو، جس طرح اس نے تمہیں شروع میں پیدا کیا تھا اسی طرح تم دوبارہ پیدا ہوگے)

اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو انصاف کا حکم دیا جو کہ عدل، استقامت اور کسی بھی مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے قبلہ رخ ہونا ہے۔

فرمان الٰہی ہے:

﴿ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴾(الاعراف:31)

(اے اولاد آدم! تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت پر اپنی زینت اختیار کیا کرو اور کھاؤ اور پیو مگر اسراف نہ کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا)

یہاں زینت سے مراد ہر وہ چیز ہے جس سے انسان نماز میں ستر پوشی کرے خواہ جماعت کے ساتھ ہو یا بغیر جماعت کے۔ بلکہ قابل ستر حصوں کی ستر پوشی تو ہر حال میں واجب ہے، حدیث میں ہے:

"اللهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ"[3]

(اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے حیاء کی جائے)۔

ان تمام آیات میں جو شاہد ہے وہ مساجد کی اہمیت بیان کرنا ہے کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے بلند کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ اس میں باجماعت نماز پڑھی جاسکے۔ پس مسجد عظیم شعائر اسلام میں سے ہے۔ اور اس میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اور اس کے لیے اذان دینا اسلام کے عظیم شعائر میں سے ہے۔ اور جماعت کے ساتھ اسے قائم کرنے سے پیچھے رہنا نفاق کی علامت ہے،

---

3 صحیح بخاری باب: "مَنِ اغْتَسَلَ عُرْيَانًا وَحْدَهُ فِي الْخَلْوَةِ وَمَنْ تَسَتَّرَ فَالتَّسَتُّرُ أَفْضَلُ" ح 278 سے پہلے۔ (توحید خالص ڈاٹ کام)

العیاذ باللہ۔ اللہ تعالی نماز کے متعلق فرماتے ہیں:

﴿وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ، الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ﴾(البقرة:45-46)

(صبر اور نماز کے ساتھ مدد طلب کرو یہ چیز شاق ہے، مگر ڈر رکھنے والوں پر شاق نہیں کہ جو جانتے ہیں کہ بیشک وہ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے اور یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِنَّ أَثْقَلَ صَلَاةٍ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ، وَصَلَاةُ الْفَجْرِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ أَنْطَلِقَ مَعِي بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ، لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ، فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ"[4]

(منافقوں پر سب سے بھاری نمازیں عشاء اور فجر ہیں۔ اگر وہ جان لیں کہ ان دونوں میں کیا (فضیلت و خیر) ہے تو وہ اس میں ضرور حاضر ہوں اگرچہ انہیں اپنے گھٹنوں کے بل ہی کیوں نہ

---

[4] متفق عليه، أخرجه البخاري في فضل صلاة العشاء في جماعة، حديث (657)، ومسلم في المساجد، حديث (651).

آنا پڑے۔ اور میں نے ارادہ کیا تھا کہ نماز کا حکم کروں تو وہ کھڑی ہو جائے پھر کسی شخص کو حکم کروں کہ وہ لوگوں کی امامت کروائے اور خود کچھ لوگوں کو لے کر کہ جن کے پاس لکڑیوں کا ایک ڈھیر ہو ان لوگوں کے پاس جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے، پھر ان پر ان کے گھر آگے سے جلادوں)۔

اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا:

"لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنَ الصَّلَاةِ، إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهُ، أَوْ مَرِيضٌ، إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لَيَمْشِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ، حَتَّى يَأْتِيَ الصَّلَاةَ، وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدَى، وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ، الَّذِي يُؤَذَّنُ فِيهِ"[5]

(ہم نبی ﷺ کے دور میں یہ خیال کرتے تھے کہ نماز باجماعت سے پیچھے وہی رہتا ہے جو منافق ہو ایسا منافق کہ جس کا نفاق ظاہر ہو یا پھر مریض۔ بلکہ بیماری کی حالت میں بھی مریض کو دو لوگ اٹھا کر لاتے تھے۔ اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہدایت کے طریقے سکھائے اور انہی ہدایت کے طریقوں میں سے اس مسجد میں نماز باجماعت پڑھنا ہے جس میں اذان ہوتی ہے)۔

اور نبی کریم ﷺ نے باجماعت نماز کی فضیلت بیان فرمائی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

[5] أخرجه مسلم في المساجد، حديث(654).

کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”تَفْضُلُ صَلَاةٌ فِي الْجَمِيعِ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ، خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً، قَالَ: وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ، وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَقُرْءَانَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْءَانَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾“[6]

(جماعت سے نماز پڑھنا مرد کا اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس درجے افضل ہے۔ فرمایا: رات اور دن کے فرشتے نماز فجر میں جمع ہوتے ہیں۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: اور فجر کے وقت قرآن پڑھنا، بے شک فجر کے قرآن میں (فرشتے) حاضر ہوتے ہیں)۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ، أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ، بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً“[7]

(جماعت سے نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجے افضل ہے)۔

اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَفِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ

---

[6] أخرجه مسلم في المساجد حديث(649)، وأخرجه البخاري نحوه، حديث(648).

[7] متفق عليه، أخرجه البخاري في فضل صلاة الجماعة، حديث(645)، ومسلم في المساجد، حديث(650).

ضِعْفًا، وَذَلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ، لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ، فَإِذَا صَلَّى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلَاةَ"[8]

(آدمی کی نماز جماعت سے پڑھنا اس کی اپنے گھر یا بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس درجہ افضل ہے۔ وہ اس لیے کہ جب وہ وضوء کرتا ہے اور بہت خوب وضوء کرتا ہے۔ پھر مسجد کی طرف نکلتا ہے۔ اسے گھر سے صرف نماز پڑھنے کے مقصد نے نکالا ہوتا ہے۔ پس اس کے ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور ایک غلطی معاف کی جاتی ہے۔ اور جب وہ نماز پڑھ لیتا ہے تو فرشتے اس کے لیے دعاء کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنے مصلے پر بیٹھا رہتا ہے کہ: اے اللہ اس پر رحمتیں نازل فرما، اے اللہ اس پر رحم فرما۔ تم میں جو کوئی نماز کی انتظار میں بیٹھا رہتا ہے تو گویا کہ وہ نماز میں ہی ہے)۔

نماز سے گناہ معاف ہوتے ہیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

"أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ، هَلْ يَبْقَى مِنْ

---

[8] متفق عليه، أخرجه البخاري في فضل صلاة الجماعة، حديث(647)، ومسلم في المساجد، حديث(649).

دَرَنِهِ شَيْءٌ؟ قَالُوا: لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ، قَالَ: فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، يَمْحُو اللهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا"[9]

(ذرا بتاؤ اگر تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے نہر بہتی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ بار غسل کرتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی رہے گا؟ صحابہ نے فرمایا: نہیں کوئی میل کچیل باقی نہیں رہے گا۔ فرمایا: یہی پنج وقتہ نمازوں کی مثال ہے کہ اللہ تعالی ان کے ذریعے گناہوں کو مٹا دیتا ہے)۔

اور سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلَى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ"[10]

(پنج وقتہ نمازوں کی مثال ایسی بھری ہوئی نہر کی سی ہے جو تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے بہتی ہو اور وہ اس میں سے روزانہ پانچ وقت غسل کرتا ہو)۔

نماز کے ترک کرنے والے پر کفر کے نام کا اطلاق

سیدنا جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

---

[9] أخرجه البخاري، حديث(528) ومسلم، حديث(667).

[10] أخرجه مسلم، حديث(668)، وأحمد(426/2) من حديث جابر وأبي هريرة – رضي الله عنهما– .

"إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ، وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ، تَرْكَ الصَّلَاةِ"[11]

(بلاشبہ بندے اور شرک و کفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہے)۔

دوسرے الفاظ ہیں کہ:

"بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ"[12]

(بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہے)۔

اور الفاظ ہیں کہ:

"بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ تَرْكُ الصَّلَاةِ"[13]

(کفر اور ایمان کے درمیان فرق نماز کا ترک کرنا ہے)۔

ترمذی نے ہی دوسری روایت نقل کی کہ:

"بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ أَوِ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ"[14]

(بندے اور شرک یا کفر کے درمیان فرق نماز کا ترک کرنا ہے)۔

---

[11] أخرجه مسلم في الإيمان، حديث (82).

12 وأبو داود في كتاب السنة، حديث (4678).

13 أخرجه الترمذي في أبواب الإيمان، حديث (2618)

14 أخرجه الترمذي في أبواب الإيمان، حديث (2619)

اور ابن ماجہ کے الفاظ ہیں:

"بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ"[15]

(بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہے)۔

اور سیدنا عبداللہ بن بریدہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ"[16]

(ہمارے اور ان (مشرکین) کے درمیان عہد نماز کا ہے جس نے اسے ترک کر دیا اس نے کفر کیا)۔

یہاں کفر سے مراد کون سا کفر ہے اس بارے میں علماء کرام کا اختلاف ہے۔ بعض نے اس سے مراد کفر اکبر لیا ہے جو کہ ملت اسلامیہ سے انسان کو خارج کر دیتا ہے۔ اور ان کی دلیل یہ

---

15 أخرجه ابن ماجة حديث (1078).

16 أخرجه الترمذي في أبواب الإيمان، حديث (2621)، اور عقبہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث: حسن صحیح غریب ہے اور اس کی اسناد میں حسین بن واقد ہے جس کی توثیق ابن معین نے کی ہے لیکن امام احمد نے اس پر کلام کیا ہے۔ اور الحافظ کہتے ہیں: ثقہ ہیں لیکن ان کے کچھ اوہام ہیں پس ان کی حدیث حسن ہے أخرج هذا الحديث من هذا الوجه ابن ماجة في الصلاة، حديث (1079)، وأخرجه الإمام أحمد في مسنده (346/5) والنسائي في الصلاة، حديث (463).

حدیث ہے اور عبداللہ بن شقیق رحمۃ اللہ علیہ کا قول کہ:

"كان أصحاب رسول الله لا يرون شيئا من العمل تركه كفر إلا الصلاة"[17]

(صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عمل میں سے کسی چیز کے ترک کو کفر نہیں سمجھتے تھے سوائے نماز کے)۔

اور اس کے علاوہ دیگر دلائل۔

اور علماء میں سے بعض کہتے ہیں کہ یہ کفر اصغر ہے جس کا مرتکب ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوتا الا یہ کہ وہ اس کے ترک کو حلال جانے پھر وہ بالاجماع کفر اکبر کا مرتکب کہلائے گا۔ اور جو اس (سستی سے نماز ترک کرنے والے کی) کی تکفیر نہیں کرتے ان کی دلیل فرمان الٰہی ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا﴾ (النساء:48)

(یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جو گناہ ہیں جس کے لیے چاہے بخش دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک مقرر کرے اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا)

---

[17] جامع ترمذی 2564 کے الفاظ ہیں: "كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ" (توحید خالص ڈاٹ کام)

اور اس کے علاوہ دیگر عمومی دلائل۔

اور سلف وخلف میں سے جماہیر علماء کرام اس بات کے قائل ہیں کہ اسے توبہ کے لیے کہا جائے اگر کرلے تو بہتر ورنہ قتل کر دیا جائے گا[18]۔

البتہ امام ابو حنیفہ اور بعض علماء رحمۃ اللہ علیہم اس طرف گئے ہیں کہ اسے قتل نہ کیا جائے بلکہ تعزیری کارروائی کی جائے اور قید کر دیا جائے یہاں تک کہ نماز پڑھنے لگے۔

نماز میں صفوں کو سیدھا کرنا اور خلاء کو پر کرنا

امام احمد اپنی مسند 97/2 حدیث رقم 5724 میں فرماتے ہیں: ہمیں ہارون بن معروف نے انہیں عبداللہ بن وہب نے معاویہ بن صالح سے روایت بیان کی کہ وہ ابی الزاہریہ سے وہ کثیر بن مرہ سے وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”أَقِيمُوا الصُّفُوفَ، فَإِنَّمَا تَصُفُّونَ بِصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ، وَحَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ، وَلِينُوا فِي أَيْدِي إِخْوَانِكُمْ، وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ، وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا، وَصَلَهُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا، قَطَعَهُ اللهُ تبارك

---

[18] اور قتل کی ذمہ داری شرعی حاکم کی ہے نہ کہ افراد و عوام کی۔

وَتَعالَى"

(صفوں کو قائم کرو تمہاری صف بندی فرشتوں کی مانند ہو۔ کاندھوں کو برابر رکھو، اور خلاء کو پر کرو، اپنے ہاتھوں کو برابر والے ساتھیوں کے لیے نرم رکھو، شیطانوں کے لیے خالی جگہیں صف کے بیچ میں نہ چھوڑو۔ جو صف کو جوڑے کا اللہ تعالی اسے جوڑے گا اور جو صف کو قطع کرے گا اللہ تعالی بھی اسے قطع کر دے گا)۔

اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی مسند 262/5 میں فرماتے ہیں: ہمیں ہاشم نے انہیں فرج نے انہیں لقمان نے سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَعَلَى الثَّانِي، قَالَ: إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَعَلَى الثَّانِي، قَالَ: وَعَلَى الثَّانِي، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: سَوُّوا صُفُوفَكُمْ، وَحَاذُوا بَيْنَ مَنَاكِبِكُمْ، وَلِينُوا فِي أَيْدِي إِخْوَانِكُمْ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ يَعْنِي: أَوْلَادَ الضَّأْنِ الصِّغَارَ"

(بے شک اللہ تعالی اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر صلاۃ بھیجتے ہیں۔ پوچھا: یارسول اللہ اور دوسری صف پر؟ فرمایا: بے شک اللہ تعالی اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر صلاۃ بھیجتے ہیں۔ پھر پوچھا: یارسول اللہ اور دوسری صف پر؟ فرمایا: اور دوسری پر بھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے صفیں سیدھی کرو، اپنے کاندھے برابر رکھو، اپنے بھائیوں کے لیے اپنے ہاتھوں

کو نرم رکھو، اور خلاء کو پر کرو، کیونکہ شیطان بکری کے چھوٹے بچے کے روپ میں تمہارے درمیان داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے)۔ یہ حدیث اپنے شواہد کے اعتبار سے حسن ہے۔

اور امام ابو داود اپنی سنن 178/1 حدیث 666 میں فرماتے ہیں: عیسی بن ابراہیم الغافقی نے ہمیں حدیث بیان کی انہیں ابن وہب نے انہیں قتیبہ بن سعید نے انہیں لیث نے اور ابن وہب کی حدیث عن معاویہ بن صالح عن ابی الزاہریہ عن کثیر بن مرہ عن عبداللہ بن عمر سے زیادہ تمام ہے۔ کہا قتیبہ نے عن ابی الزاہریہ عن ابی شجرہ انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”أَقِيمُوا الصُّفُوفَ وَحَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِينُوا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ، لَمْ يَقُلْ عِيسَى: بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ، وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ، وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللهُ، قَالَ أَبُو دَاوُد: أَبُو شَجَرَةَ كَثِيرُ بْنُ مُرَّةَ، قَالَ أَبُو دَاوُد: وَمَعْنَى وَلِينُوا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ: إِذَا جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الصَّفِّ فَذَهَبَ يَدْخُلُ فِيهِ فَيَنْبَغِي أَنْ يُلِينَ لَهُ كُلُّ رَجُلٍ مَنْكِبَيْهِ حَتَّى يَدْخُلَ فِي الصَّفِّ“

(صفوں کو قائم کرو، کاندھوں کو برابر کرو، خلل کو پر کرو، اپنے ہاتھوں کو اپنے بھائیوں کے لیے نرم رکھو، شیطان کے لیے صف میں شگاف نہ چھوڑو۔ جو کوئی صف کو ملائے تو اللہ تعالی اسے ملائے گا جو کوئی صف کو قطع کرے گا تو اللہ بھی اسے قطع کر دے گا۔ ابو داود نے کہا کہ ابو شجرہ کثیر بن مرہ۔ اور ابو داود نے کہا: اپنے بھائیوں کے لیے اپنے ہاتھوں کو نرم رکھنے کا مطلب ہے

کہ جب کوئی شخص آئے اور وہ ان کی صف میں داخل ہونا چاہے تو چاہیے کہ ہر شخص اپنے کاندھوں کو نرم رکھے (اکڑائے نہیں) تاکہ وہ صف میں آسانی سے داخل ہو سکے)۔ اپنے شواہد کے اعتبار سے یہ حدیث صحیح ہے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سَوُّوا صُفُوفَكُمْ، فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ"[19]

(اپنی صفوں کو سیدھا کرو کیونکہ صفوں کا سیدھا رکھنا نماز کے اتمام میں سے ہے)۔

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی تکبیر کہنے سے پہلے ہماری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا:

"تَرَاصُّوا وَاعْتَدِلُوا"[20]

(خوب جڑ کر اور اعتدال کے ساتھ کھڑے ہو)۔

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا:

"كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُسَوِّي صُفُوفَنَا، حَتَّى كَأَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ، حَتَّى رَأَى أَنَّا

---

[19] أخرجه أحمد (177/3)، والبخاري(732) ومسلم (433) وغيرهم.

[20] مسند احمد 11846، صحیح بخاری 719 کے الفاظ ہیں: "أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا" (توحید خالص ڈاٹ کام)

قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ، ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا، فَقَامَ حَتَّى كَادَ يُكَبِّرُ، فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ، فَقَالَ عِبَادَ اللهِ، لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ، أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ"[21]

(رسول اللہ ﷺ ہماری صف سیدھی فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ اسے بالکل تیر کی طرح سیدھا فرمادیتے اور جان لیتے کہ ہم لوگ اچھی طرح سے سمجھ گئے ہیں۔ پھر ایک دن آپ ﷺ نماز کے لیے نکلے اور قریب تھا کہ تکبیر کہتے تو ایک شخص کو دیکھا کہ اس کا سینہ صف سے باہر کی طرف ابھرا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! یا تو تم ضرور بالضرور صف کو سیدھا کروگے یا پھر اللہ تعالی تمہارے چہروں میں اختلاف ڈال دے گا)۔

البتہ بخاری میں آخر والے الفاظ ہیں کہ:

"لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ"[22]

(یا تو تم ضرور بالضرور صف کو سیدھا کروگے یا پھر اللہ تعالی تمہارے چہروں میں اختلاف ڈال دے گا)۔

اور احمد وابوداود کی روایت میں ہے کہ فرمایا:

"فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يُلْزِقُ كَعْبَهُ بِكَعْبِ صَاحِبِهِ، وَرُكْبَتَهُ بِرُكْبَتِهِ، وَمَنْكِبَهُ

---

[21] رواه الجماعة إلا البخاري، صحیح مسلم 439۔

[22] صحیح بخاری 717۔

بِمَنْكِبِهِ"[23]

(پس میں نے دیکھا کہ ہر شخص دوسرے کے ٹخنے سے ٹخنہ، گھٹنے سے گھٹنہ اور کاندھے سے کاندھا ملا دیتا تھا)۔

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قَالَ: يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الأُوَلَ وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ"[24]

(ہمارے طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکل کر آئے اور فرمایا: کیا تم اس طرح سے صف بندی نہیں کرتے جیسے فرشتے اپنے رب کے سامنے صف بندی کرتے ہیں؟ ہم نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتے کیسے اپنے رب کے سامنے صف بندی کرتے ہیں؟ فرمایا: پہلے پہلی صف مکمل کرتے ہیں اور صف میں آپس میں خوب جڑ کر کھڑے ہوتے ہیں)۔

سیدنا ابی مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا:

"كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ، وَيَقُولُ: اسْتَوُوا، وَلَا تَخْتَلِفُوا، فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ، لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الأَحْلَامِ وَالنُّهَى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ

---

[23] المنتقى للمجد ابن تيمية، حديث(1479) والحديث أخرجه أحمد(276/4) ومسلم حديث(436) والترمذي(2027) وأبو داود(663) والنسائي(810).

[24] رواه أحمد في مسنده (106/5) ومسلم(430) وأبو داود (661) والنسائي(816).

الَّذِينَ يَلُونَهُمْ فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا"[25]

(رسول اللہ ﷺ نماز کے وقت ہمارے کاندھوں پر ہاتھ لگاتے تھے۔ اور فرماتے تھے: صف میں اختلاف نہ کرو، ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔ مجھ سے قریب تر عقل و سمجھ والے لوگوں کو کھڑا ہونا چاہیے پھر جو ان سے قریب تر ہوں، پھر جو سے قریب تر ہوں۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اور آج تم لوگ شدید ترین اختلاف میں مبتلا ہو)۔

اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الأَحْلَامِ وَالنُّهَى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثَلَاثًا، وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الأَسْوَاقِ"[26]

(مجھ سے قریب تر عقل و سمجھ والے لوگوں کو کھڑا ہونا چاہیے، پھر جو ان کے قریب تر ہوں تین بار فرمایا۔ اور تم بازار کی بازاری برائیوں سے بچو)۔

نماز میں سترے کا اہتمام کرنا

نماز کے اہم امور میں سے اپنے آگے سترہ رکھنا بھی ہے جو کہ نمازی اور اس کے سامنے سے گذرنے والے انسان وغیرہ کے مابین حائل ہو۔ نبی کریم ﷺ سے احادیث آئی ہیں کہ جن

---

[25] صحیح مسلم 434۔

[26] صحیح مسلم 435، ترمذی 228۔

میں نمازی کو اپنے آگے سترہ رکھنے کا حکم فرمایا ہے:

1-سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ إِلَى سُتْرَةٍ وَلْيَدْنُ مِنْهَا"[27]

(جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ سترے کی طرف نماز پڑھے اور اس سے قریب ہو کر کھڑا ہو)۔

2-سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

"أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ: كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ يَأْمُرُ بِالْحَرْبَةِ، فَتُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَيُصَلِّي إِلَيْهَا، وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ"[28]

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے دن نماز پڑھانے نکلتے تو نیزہ لانے کا حکم فرماتے پس اسے آپ کے سامنے گاڑ دیا جاتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی جانب نماز پڑھتے اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہوتے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا سفر میں کیا کرتے تھے)۔

---

[27] ابو داود 697، ابن ماجہ 954۔

[28] صحیح بخاری 494، صحیح مسلم 502۔

نمازی اور سترے کے درمیان مسافت کی مقدار

3-سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا:

"كَانَ بَيْنَ مُصَلَّى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ"[29]

(نبی کریم ﷺ کے مصلے اور دیوار کے درمیان ایک بکری کے گزرنے جتنا فاصلہ ہوا کرتا تھا)۔

4-سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا:

"أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل الکعبة فصلی وبینه وبین الجدار نحو ثلاث أذرع"[30]

(نبی کریم ﷺ کعبہ شریف میں داخل ہوئے اور نماز پڑھی جبکہ آپ ﷺ کے اور دیوار کے مابین تین ہاتھ کا فاصلہ تھا)۔

سترے کے بیچ میں سے گزرنے والے کو روکنے کی مشروعیت اور گذرنے والے پر گناہ کا بیان

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

---

[29] صحیح بخاری 496، صحیح مسلم 510۔

[30] رواہ أحمد والنسائي مسند احمد 23382 کے الفاظ ہیں: "عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَأَلْتُ بِلَالًا: أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ؟ قَالَ: كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ ثَلَاثَةُ أَذْرُعٍ" (توحید خالص ڈاٹ کام)

”إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ“[31]

(جب تم میں سے کوئی کسی چیز کو لوگوں سے سترہ کرنے کے لیے اپنے آگے رکھتا ہے اور کوئی اس کے درمیان میں سے گزرنا چاہے تو اسے روکے اور اگر وہ بضد ہو تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے)۔

سیدنا ابی جہیم عبداللہ بن الحارث الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ، لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ“[32]

(اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو معلوم ہو جائے کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو اسے چالیس (دن یا مہینے یا سال) تک اس کے انتظار میں کھڑے رہنا اس کے آگے سے گذرنے سے بہتر معلوم ہو)۔

یہ تمام احادیث نماز میں سترے کی اہمیت اور منزلت پر دلالت کرتی ہیں۔ جبکہ بہت سے لوگ اس کی اس اہمیت اور منزلت کے باوجود اس بارے میں سستی و کوتاہی کا شکار ہیں۔

---

[31] رواه الجماعة إلا الترمذي، صحیح بخاری 509، صحیح مسلم 508۔

[32] صحیح بخاری 510، صحیح مسلم 509۔

اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کو اس کی منزلت کے ادراک کی اور انہیں رسول اللہ ﷺ کے تمام اوامر کو بہترین اور کامل طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔

نماز کے ایک مومن پر اثرات

اور اختتام میں میں کہوں گا کہ:

نماز کے اثرات میں سے یہ ہے کہ جو اسے مشروع طریقے کے مطابق، اخلاص کے ساتھ، اس کی شروط، ارکان اور خشوع کے ساتھ ادا کرتا ہے تو اسے وہ فلاح حاصل ہوتی ہے جو اللہ تعالی کے نزدیک سب سے بڑی کامیابی ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ، الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ، وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ، وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ﴾(المؤمنون: 1-4)

(یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کرلی، جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں، جو لغویات سے منہ موڑ لیتے ہیں، جو زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں)

اور اس نماز کے آثار میں سے ہے کہ یہ فواحش اور منکرات سے روکتی ہے اور سبب بنتی ہے کہ اللہ تعالی ملأ اعلی میں آپ کا ذکر فرمائے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ﴾(العنکبوت: 45)

(یقیناً نماز فواحش اور منکرات سے روکتی ہے، اور بیشک اللہ کا ذکر بڑی چیز ہے، اور جو کچھ تم کر

رہے ہو وہ اللہ کے علم میں ہے)

اس مقالے سے میرا مقصد اپنے مسلمان بھائیوں کو نماز کی اہمیت اور اسلام میں اس کے عظیم مقام کی یاد دہانی کروانا ہے۔ اور انہیں ترغیب دینا ہے کہ وہ اسے اللہ تعالی کے گھروں (مساجد) میں ادا کریں۔ اور انہیں ترغیب دلانا کہ وہ صف بندی کا اہتمام کریں جبکہ میں نے دیکھا کہ بہت سے آئمہ [33] اور مقتدی حضرات اس کا اہتمام نہیں کرتے کہ صحیح طور پر صف بندی کی جائے یعنی کندھوں سے کندھے اور ٹخنوں سے ٹخنے ملائے جائیں، اور ان شگافوں کو پر کیا جائے جن کے ذریعے شیطان نماز میں مخل ہوتا ہے۔ یہ وہ امور ہیں کہ جن کا اہتمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوامر و توجیہات کی بجاآوری میں کیا کرتے تھے۔ میں نے بہت سے نمازیوں کو دیکھا کہ وہ ان امور میں تساہل برتتے ہیں۔ اور وہ نہیں جانتے کہ اس میں سستی کرنے کا کیا وبال ہے کہ جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس قول کے ذریعے خبردار فرمایا:

"لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ، أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ"[34]

(یا تو تم ضرور بالضرور صف کو سیدھا کرو گے یا پھر اللہ تعالی تمہارے چہروں میں اختلاف ڈال

---

[33] وہ اس طرح کہ بہت سے آئمہ بس یہ کہنے پر اکتفاء کرتے ہیں کہ: "استووا، سووا صفوفكم" وغیرہ لیکن وہ نمازیوں کو بیان نہیں کرتے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "لتسونَّ صفوفكم أو ليخالفن الله بين وجوهكم" اور خلل کو پر کرنے کی سختی سے تاکید نہیں کرتے۔

[34] حدیث گزر چکی ہے۔

دے گا)۔

اور یہ وہ کڑوا نتیجہ ہے جسے آج مسلمان اپنی زندگی میں چکھ رہے ہیں کہ شیطان نے ان کے درمیان قطع تعلقی، بے رخی، نفرت اور تفرقہ ڈال دیا ہے۔

اور ان بیماریوں کے اہم اسباب میں سے سنت نبوی ﷺ اور طریقۂ صحابہ رضی اللہ عنہم کی اقامت نماز کے سلسلے میں مخالفت ہے کہ اسے وہ اس طرح سے قائم نہیں کرتے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا ہے اور اس کی مخالفت سے ڈرایا ہے۔

اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ وہ مسلمانوں کو اپنے عقائد، عبادات اور تمام امور حیات میں اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی ﷺ کی سنت پر اور سلف صالحین کے منہج پر چلنے کی توفیق دے۔ اور ہمیں ان کامیاب و فلاح یاب لوگوں میں سے کر دے کہ جن کی نمازیں انہیں فواحش و منکرات سے روکتی ہے۔ بے شک میرا رب دعائوں کا سننے والا ہے۔

وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وسلم.

كتبه

ربيع بن هادي عمير المدخلي

1428/11/24هـ